جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اچھی بات کہے اور مہمان کا احترام کرے

نبی اکرم ﷺ مہمان نوازی کے خلق میں بھی سب سے برتر ہیں

خدا ہمیشہ ایسی برکت ڈالتا کہ آپ کا تھوڑا کھانا بھی کافی ہو جاتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جولائی 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مہمان نوازی انبیاء کے خلق میں سے اعلیٰ خلق ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ جب ان کے پاس مہمان آئے تو وہ جلدی سے گھر گئے اور موٹا تازہ بچھڑا بھون لائے اور یہ نہیں پوچھا کہ ضرورت ہے کہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ تمام اعلیٰ اخلاق سے متصف تھے اور مہمان نوازی کا خلق بھی آپ میں تھا اور اپنے عمل سے مہمان نوازی کے اعلیٰ نمونے اور مثالیں قائم کیں۔ نبوت سے قبل بھی یہ اخلاق آپ میں تھے اس لئے پہلی وحی کے بعد آپ نے جب اپنی گھبراہٹ کا ذکر حضرت خدیجہؓ سے کیا تو انہوں نے آپؐ کے دوسرے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ مہمان نوازی کا بھی ذکر کیا کہ یہ خلق تو خدا کو پسند ہے وہ ایسے اخلاق والے فرد کو کیسے ضائع کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت سے مہمان نوازی کی اعلیٰ مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے خود مہمان کو اپنے گھر لے جاتے مگر صحابہ کی تربیت کی خاطر اور مہمانوں کو زیادہ آرام پہنچانے کیلئے ان کو صحابہ میں بھی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور صحابہ بھی ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے۔ ایک دفعہ مہمان آیا گھر سے پوچھا تو حضرت عائشہ نے بتایا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں۔ صحابہ سے مہمان کی ضیافت کرنے کا فرمایا ایک صحابی اسے اپنے گھر لے گئے مگر ان کے گھر بھی سوائے بچوں کی خوراک کے کچھ نہ تھا مگر انہوں نے بچوں کو بھوکا سلا دیا اور چراغ بجھا کر خود خالی منہ ہلانے لگے تا مہمان پیٹ بھر کر کھالے۔ خدا تعالیٰ نے رسول اللہ کو خود خبر دی اور اگلے دن آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری اس بات پر خدا بھی ہنسا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ضیافت فرماتے تو آپؐ کو یہ یقین بھی ہوتا کہ خدا آپ کے فیض سے اس میں برکت دے گا۔ چنانچہ ایسے مواقع پر آپ پہلے خود تھوڑا سا کھاتے اور ساتھ دعا کرتے اور ہمیشہ خدا اس تھوڑے کھانے میں اتنی برکت دیتا کہ وہ سب کو کافی ہو جاتا۔ ایک دفعہ حضرت ام سلیمؓ نے کچھ کھانا بھجوایا۔ آپؐ نے ایک خادم کو صحابہ کو بلانے کیلئے بھجوا وہ جب واپس آئے تو صحن بھرا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے کھانے میں سے کچھ کھایا اور پھر دعا کی اور دس دس کر کے صحابہ کو بلایا اور فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ خدا نے اس کھانے میں اتنی برکت دی کہ وہ تمام صحابہ میں پورا آ گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف عارضی نہیں بعض مستقل مہمان بھی آپ کے پاس رہتے اور آپ ان کے رہنے اور کھانے پینے کا انتظام فرمایا کرتے تھے اور آپ کی اسی پاک سنت پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے بھی مہمان نوازی کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں اور بہت زریں نصائح بھی فرمائیں کہ ''زیارت کرنے والوں کو تکلیف پہنچے تو یہ معصیت میں داخل ہے۔'' حضرت مسیح موعود کے پاس جب مہمان آتے تو آپ ان کو بلا تکلف اپنی ضروریات بتانے کا کہتے اور مہمان کی خدمت داری خود فرماتے۔ ایک دفعہ ایک خادم کو بیت مبارک میں بٹھایا اور ان کا کھانا خود اٹھائے ہوئے تشریف لائے اور کھانا رکھ کر فرمایا کہ آپ شروع کریں میں پانی لاتا ہوں۔

آخر میں حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والے مہمانوں کی ضیافت اور ان کے خیال رکھنے کے بارے میں زریں نصائح فرمائیں کہ ہمیشہ کی طرح اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے مہمان نوازی کی مثالیں قائم کریں کارکنان کو سمجھائیں کہ حضرت مسیح موعود نے ہم پر جو حسن ظن کیا ہے اس پر پورا اتریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم مہمان نوازی کا حق ادا کر سکیں۔ آمین